اسلامی علوم میں تحقیق کے مناہج اور اسالیب

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

تحقیق کے مناہج:

انسانوں کی علمی تاریخ میں ہمیشہ سے ہی انسان جب کبھی حقیقت تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔اس کا سبب محض حسن اتفاق نہیں بلکہ گہرے مطالعہ، غور و فکر اور تجربہ کے نتیجے میں ایسا ممکن ہوا۔ گویا انسانی حیات میں پیش آنے والے مختلف حالات و ظروف و تحدیات کے حل میں یقینا کوئی نہ کوئی قاعدہ اصول، ضابطہ اور منہج اختیار کیا گیا ہے ۔چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر علم کا ایک منہج ہوتا ہے۔ جس کو ہم منہج علمی یا منہج تحقیق کہہ سکتے ہیں۔

مناہج علمی کا مطالعہ عصر حاضر میں ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، جامعات میں ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح پر مناہج کے مطالعات پر مشتمل مقالات لکھے جا رہے ہیں، اور یہ روایت ہمارے ہاں خاصی متداول اور رواج پذیر ہے۔[1]

1علم المنہج بطور ایک مستقل فن اگرچہ منطق کی فروعات میں سے ہے، لیکن تحقیقی عمل میں اس کی افادیت شبہات سے بالاتر ہے، اس موضوع پر ایل عرب نے چند اہم کاوشیں کی ہیں جن کی کتابیاتی تفصیل ملاحظہ ہو:علی عبد المعطی، البحث عن منهج فی العلوم الانسانية، حسن حنفی، المنهج الفلسفی، محمد علی الكردی، المنهج فی دراسة الحضارات؛ ناجی بدر، المنهج الرياضی فی العلوم الاجتماعية؛ مصطفی عمر، اشكالية المنهج فی الانثروبولوجيا؛ عبدالحمان العيسوی، مناهج البحث فی علم النفس الحديث؛ حسن وجيه، منهجية علم التفاوض الاجتماعی والسياسی؛ احمد انور ابوالنور، ضد المهج---اطلالة على عقلية الغربية المعاصرة۔

وسیع معانی میں تحقیقی عمل کے تمام آلات کا تعلق بھی منہج سے جوڑ دیا گیا ہے،اس لحاظ سے منہج تحقیق ایک اساسی شکل اختیار کر چکا ہے، قدیم علوم کو جدید مناہج پر پرکھنے کے عمل سے نئے نئے زاوے بھی سامنے آرہے ہیں، اسی طرح تجرباتی علوم سے نظری علوم تک منہج کا دائرہ کار پھیل چکا ہے۔

منہج کا لغوی اصطلاحی مفہوم:

مناهج ، منهج کی جمع ہے، لفظِ" منهج "کے حروف اصلی "ن، ھ اور ج"ہیں جس کو یکجا"نهج" لکھا جائے گا اور یہ ثلاثی مجرد کے باب سے **فتح يفتح (نهج ينهج)** کے وزن پر آئے گا جس کے لغوی معنٰی ہیں"واضح طریقہ "اور یہ لازمی ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اسی سے **منهج** اور **منهاج** بھی ہے[2]۔ لفظِ منہاج قرآنِ کریم میں بھی ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا[3](تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت اور طریقہ مقرر کیا)۔

اسی سے منہج کا اصطلاحی مفہوم بھی عیاں ہوتا ہے کہ ہر ایسا طریقہ جو بالکل واضح اور بیّن ہو اور جس کے ذریعے منزلِ مقصود تک پہنچا جائے وہ "منهج "کہلاتا ہے۔انگریزی میں منہج کو(Methodology) کہتے ہیں، دراصل اس سے مراد محقق کے علمی وفکری زاویوں کو ایک خاص سمت یا طریق میں ظاہر کرنے کو کہتے ہیں، معروف ماہر لغت، صاحب صحاح الجوہری(م398ھ) لکھتے ہیں:

"النَهجُ: الطريق الواضح، وكذلك المَنْهَجُ والمِنْهاجُ. وأَنْهَجَ الطريقُ، أي استبانَ وصار نَهْجاً واضحاً بَيِّناً. قال يزيد بن الخذاق العبدى: ولقد أضاءَ لك الطريقُ وأَنْهَجَتْ سُبُلُ المَسالِكِ"[4]

"نہج سے مراد واضح راستہ ہے،اور اسی طرح منہج اور منہاج کا لفظ بھی ہے اور " أنهج الطريق" بولا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے راستے کا واضح ترین ہونا۔ یزید بن خذاق عبدی نے ایک محاورہ بیان کیا ہے" أضاءَ لك الطريقُ وأَنْهَجَتْ سُبُلُ المَسالِكِ

---

[2] الفيومى ،احمد بن محمدبن على،مصباح المنير(لبنان:مكتبه دارالجيل،1987ء)627/2

[3] المائدة 5: 48

4الجوهري، إسماعيل بن حماد، أبو نصر، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية (بيروت: ، دار العلم للملايين،1987 م)ج 1ص346۔

"کہ آپ کے لئے راستہ روشن ہو گیا۔ اور چلنے والے راستے اور ان تک پہنچنے کے طریقے واضح ہو گئے۔"

منہج یا منہاج کا معنی وہ راستہ ہے جو واضح اور آسان ہو، علامہ قرطبیؒ (م 671ھ) نے منہاج سے مراد " الطَّرِيقُ الْمُسْتَمِرّ "[5] بیان کیا ہے، یعنی ایسا راستہ جو مسلسل استعمال میں آتا ہے۔ ڈاکٹر عبد الرحمن بدوی نے منہج کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"الطريق المؤدِّي إلى الكَشْف عن الحقيقة في العلوم بواسطة طائفةٍ من القواعد العامة التي تُهَيْمِن على سَيْر العقل، وتُحدِّد عملياتِه، حتى يصلَ إلى نتيجة معلومة"[6]

وہ راستہ جو علوم میں چند عمومی قواعد کے ذریعہ جو عقل پر محیط ہو کر اور متعین عملیات کا سہارا لے کر حقائق کو افشاء کرنے کی طرف پہنچاتا ہے، یہاں تک کہ اسی کے ذریعے ایک محقق معلوم نتیجہ تک پہنچتا ہے۔ گویا منہج ایسے قواعد کا نام ہے جن کے ذریعہ ایک محقق اپنا فکری ارتکاز کرتے ہوئے اپنی معلومات کو ایک خاص ترتیب میں لاتا ہے، اور اپنے مطلوبہ اہداف و نتائج تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

بدوی کی تحریروں میں " منہج کے استعمال کے حوالہ سے بھی اہم تفصیل ملتی ہے ان کے مطابق منہج کا ایک استعمال عام اور دوسرا خاص ہے، یہ الگ بات ہے کہ دونوں صورتوں میں ان کا مدلول قریب قریب ہی رہتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"المنهج يأتي بمعني السمة الغالبة علي مجموعة من الظواهر الفكرية أو السلوكية.... وياتي بمعني الطريق أو الطريقة المحددوة التي توصل الإنسان من نقطة إلي نقطة أخرى. لهذا لوقلنا لكل بحث منهج لما اخطانا القول. فالمنهج في البحث يعتبر وحدة متكاملة ذات كيان مستقل، تتألف من

5القرطبي، محمد بن أحمد بن أبي بكر، الجامع لأحكام القرآن (القاهرة: دار الكتب المصرية، 1964 م) ج6ص211۔

[6] بدوی، عبد الرحمٰن، مناهج البحث العلمي (كويت: وكالة المطبوعات، 1977ء) ص 5۔

أساليب و وسائل معنوية و مادية"[7]

چند فکری یا عملی مظاہر کے مجموعے کی نمایاں نشانی کو منہج کہتے ہیں... اسی طرح یہ ایک ایسے محدود راستے کے معنی میں بھی آتا ہے جو انسان کو ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلے تک پہنچائے۔ اس لحاظ سے اگر ہم ہر تحقیق کو منہج کہہ دیں تو غلط نہ ہوگا۔ چناں چہ منہج تحقیق میں وحدت کو کہا جائے گا جو اپنی ذات میں مکمل اور مستقل ہو اور جو کئی طرح کے ظاہری و معنوی اسالیب و ذرائع پر مشتمل ہو۔[8]

ڈاکٹر عبدالہادی نے منہج کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:

"المنهج مجموعة من القواعد العامةيعتمدها الباحث في تنظيم ما لديه من أفكار أو معلومات من أجل أن توصله إلي النتيجة المطلوبة."[9]

منہج ایسے عمومی قواعد کا نام بھی ہے جن کی بنیاد پر ایک تحقیق کار اپنے خیالات وافکار اور حاصل شدہ معلومات کو ایک خاص ترتیب میں لاتا ہے اور اسی کے ذریعہ اپنے نتائج واہداف تحقیق تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر امیل یعقوب نے منہج کی ایک جامع تعریف ان الفاظ میں بھی ذکر کی ہے:

"الطرق الواضحة التي يسلكها الدارسون في دراستهم"[10]

منہج سے مراد وہ واضح طریقے ہیں جو لکھنے پڑھنے والے اپنی تحقیقات میں اختیار کرتے ہیں۔

بالعموم محققین کے ہاں منہج کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں بھی ملتی ہے ''الطريقة التى يستخدمها الباحث فى تحقيقه'' یعنی منہج اس طریقہ کار کا نام ہے جس کو ایک محقق اپنی تحقیق کے دوران استعمال کرتا ہے۔

منہج تالیف سے مراد:

7بدوی، عبد الرحمٰن، مناهج البحث العلمي (كويت: وكالة المطبوعات، 1977ء) ص 5۔

8کیلانی، عبدالحنان، علوم اسلامیہ میں مناہج تحقیق، مجلہ رشد، جلد نمبر 10، شمارہ نمبر 1، ص 100

9أصول البحث: ص51

10د. أميل يعقوب، منهج البحث ص 10

محقق یا مصنف کی علمی فکر کا مرحلہ انتہائی کلیدی مرحلہ ہوتا ہے، تالیف مقالہ / کتاب میں محقق کو اپنی "تفکیر علمی" کے جملہ لوازم کا خیال رکھنا پڑتا ہے، یہی فکری جوہر مسئلہ کی تشکیل، ہیئت اور ترتیب و تنسیق کا عکاس ہوتا ہے، اگر یہ جوہر برقرار رہے تو پوری تصنیف ایک ہی منہج، یکسانیت اور ارتکاز موضوع کی حامل ہو گی۔

استاذ رؤف حامد لکھتے ہیں:

"فجوهر التفكير العلمى يتمثل فى ترتيبات واجراءات بخصوص انجاز مسئلة التحليل والتركيب، اذن فهو فى الاساس مسئلة تنظيم اكثر منه مسئلةذكاء، ذلک يعنى ان الالتزام بطريقة التفكير العلمى يكفل النجاح والانجاز"[11]

گویا علمی تفکیر کی اساس میں ہی مسئلہ ذہانت سے زیادہ تنظیم و ترتیب کا ہے، یعنی علمی تفکیر کے طریقہ کا التزام ہی دراصل تحقیقی کامیابی اور بہتر تشکیل مقالہ کا ضامن ہوتا ہے۔ اسی علمی بحث کے فکری عمل کو منہج بھی کہتے ہیں، یہ باقاعدہ طور پر ایک علم کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے:

"الطرق التى يستخدمها الباحثون لدراسة المشاكل العلمية والوصول الى الحقيقة"[12]

بحث و تحقیق کے وہ طریقے جن کو محققین علمی مشکلوں کے مطالعہ کرنے اور حقائق تک پہونچنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

---

[11] محمد رؤف حامد، التفكير العلمى، ص 34۔

[12] احمد بدر، اصول البحث العلمى ومناهجه، ص 33-35